



سوال

(27) مسئلہ تقدیر کی کیا اصلیت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسئلہ تقدیر کی کیا اصلیت ہے اور کسب اشخاص کو اللہ تعالیٰ نے دوزخی بنا دیا ہے اور ان کو اسی کے لیے پیدا کیا، تو پھر ان پر کیا الزام ہے، اور پھر ان سے انبیاء کی اتباع و تصدیق کا مطالبہ کرنا کیسے ہو سکتا ہے۔ (ابو محمد عبد الجبار کنڈیلوی، رحمۃ اللہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ تقدیر کی اصلیت دو چیزیں ہیں۔ ایک علم ایک قدرت علم اس طرح کہ بندے کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اس نے نیکی کرنی تھی یا بدی۔ اس کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی تھا، سو اس کو لوح محفوظ کی صورت میں پہلے ہی لکھ دیا۔

لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا، اس لیے بندے نے کیا، یہ غلط ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بندے نے کرنا تھا، اس لیے لکھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے، قلم کو حکم ہوا: **اَلکُتُبُ** (لکھ) قلم نے کہا: **ما اکتب** (میں کیا لکھوں) حکم ہوا: **اکتب القدر فکتب ما کان و ما هو کما زالی الابد** (تقدیر لکھ۔) پس قلم نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونا تھا لکھ دیا) بتلائیے! اس میں اللہ کا کیا قصور؟ ہاں اگر اللہ کا لکھنا بندے کے لیے رکاوٹ ہوتی تو پھر اعتراض کرنے والا اعتراض کر سکتا تھا کہ بندے کا کیا قصور، لیکن جب ایسا نہیں بلکہ بندے نے جو کچھ کرنا تھا قلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہی لکھا، پھرتے پر بھی بندے کو نہیں پکڑا۔ بلکہ بندے نے جب فعل کر لیا اس وقت پکڑا۔ پس اب علم کے لحاظ سے کوئی اعتراض نہ رہا۔ زیادہ وضاحت کے لیے اس کو یوں سمجھئے کہ اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کو علم نہ ہوتا تو بھی بندے نے نیکی یا بدی کرنی تھی، تو اللہ کو علم ہونے سے کون سا جبر آگیا۔

ربا قدرت کا معاملہ، سو یہ نہایت نازک ہے۔ بڑے بڑے عقلاء اس میں حیران ہیں، اللہ تعالیٰ بندوں کو ہر طرح سے آزمانا ہے۔ بدنی آزمائشیں بھی آتی ہیں، عقل بھی۔ تقدیر کا مسئلہ عقل آزمائش ہے۔ مگر اس کو ایسا بھی نہیں کیا کہ بالکل مبہم رکھا ہو بلکہ ایمان کے لیے جس قدر ضرورت تھی اتنا پردہ اٹھا دیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ہر مخالفت، موافق اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے پاک ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جبر جیسا کوئی نقص نہیں ایک تو اس میں حکمت کے خلاف ہے کہ خود ہی ایک فعل کرے اور اس پر سزا دے دوسرے اس میں بندے کو ناحق تکلیف دینا ہے جس کو ادنیٰ عقل والا بھی لہجھا نہیں سمجھتا۔ ایک کی جان دکھ میں ہو، دوسرے کا تماشا، اور اس میں بھی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے، جس کا اثر اس کا خالق ہونا ہے۔

